غزل

پروفیسر خالد شبیر احمد

یادوں کی نگری میں جس دم اس دل کا پھیرا ہوتا ہے
ان بھیگی بھیگی آنکھوں میں دکھ درد ودھیرا ہوتا ہے

اک چاند ابھر سا آتا ہے اُس لمحے دل کے آنگن میں
جب رخ پہ تیرے زلفوں کا گھمبیر اندھیرا ہوتا ہے

تقدیس کی وادی میں ہر دم رحمت کی گھٹائیں چھائی ہیں
اک نور برستا ہے ہر سو، ہر سمت سویرا ہوتا ہے

ساحل کی فضائیں راس کہاں، ہم زد پہ ہیں طوفانوں کی
ہم لوگ شناور ہیں جن کا لہروں پہ بسیرا ہوتا ہے

اُس وقت فضا میں اڑتا ہوں، پَر ہمت کو لگ جاتے ہیں
پُرعزم ارادوں کو میرے جب حوصلہ تیرا ہوتا ہے

دکھ، درد کے لمحے ہم پر بھی آتے ہیں گزر ہی جاتے ہیں
اک ہوک سی اٹھتی ہے دل سے جب درد گھنیرا ہوتا ہے

میں مست الست بخاری کا پروانہ اُن کا دیوانہ
ہر دم ہی اُن کی یادوں کا اس دل میں ڈیرا ہوتا ہے

کچھ زخم تو تازہ ہوتے ہیں، جب کھلتا ہے در یادوں کا
اُن بھولی بسری باتوں میں کچھ ذکر تو تیرا ہوتا ہے

دن رات کی گردش سے خالدؔ، یہ وقت بدلتا ہے یونہی
جو صبح کو میرا ہوتا ہے، وہ شام کو تیرا ہوتا ہے